میں اگر ایک نوجوان جو طبعاً پرہیزگار اور دیانت کیش ہو گناہ کا مرتکب ہو جائے اور پھر تائب ہو کر خدا کے حضور گناہ سے اجتناب کرنے کی قسم کھالے، لیکن کچھ مدت بعد اگر شیطان کے غلبے کے تحت وہ پھر گناہ کر بیٹھے تو اس کے لیے راہِ نجات کیا ہے؟ کوئی سزا یا کوئی کفارہ جو اس پر لازم آتا ہو، تحریر فرما دیں۔

جواب:- (۱) جو شخص گناہ سے توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کا مرتکب ہو جائے، اسے چاہیے کہ پھر توبہ کرے اور سچے دل سے بچنے کی کوشش کرے۔ توبہ کے بھروسے پر جان بوجھ کر گناہ کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ لیکن اگر نفس کی کمزوری کی وجہ سے کوشش کے باوجود گناہ میں مبتلا ہو جائے تو بار بار توبہ کرنی چاہیے اور ہر بار پہلے سے زیادہ اجتناب کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ توبہ کو مضبوط بنانے اور گناہ کے اثرات کو دور کرنے میں نفل نماز، نفل روزے اور صدقات بہت کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ اس سے اللہ کی رحمت بھی بندے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور بندے کو بھی اپنے نفس کی اصلاح میں مدد ملتی ہے[1]۔

(۲) اگر توبہ کے علاوہ آدمی نے قسم بھی کھائی ہو اور پھر اسے توڑ دیا ہو تو قسم کا کفارہ واجب ہے، یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا تین دن کے روزے رکھنا۔

رشوت اور اضطرار

سوال:- دو سوال پوچھ رہا ہوں جن کے بارے میں عوام الناس کے ذہن صاف نہیں ہیں اور یہ سوال بہت عام ہیں:-

---

[1] حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کے مقابلے میں نفس کو مضبوط بنانے اور گناہ کی تحریکات کی مدافعت کرنے کے لیے توبہ کے ساتھ نفل نماز، نفل روزے اور نفل صدقے کا اہتمام کرنا بہت اثر رکھتا ہے، اور ایک گناہ کی تکرار اور توبہ شکنی کے بعد اس تدبیرِ اصلاح میں مزید اضافہ کر دینا اُس کمزوری کو دور کرنے کا وسیلہ ہوگا جو تکرارِ معصیت سے پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱) حالتِ اضطرار کیا ہے؟ کیا اضطرار کے بھی حالات اور ماحول کے لحاظ سے مختلف درجات ہیں؟

(۲) موجودہ حالات اور موجودہ ماحول میں کیا مسلمانوں کے لیے کسی صورت میں بھی رشوت جائز ہو سکتی ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے رشوت کی ایک جامع تعریف بھی بیان کر دیجیے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کس کس قسم کے معاملات رشوت کی تعریف میں آتے ہیں۔

جواب: اضطرار یہ ہے کہ آدمی کو شریعت کی مقرر کی ہوئی حدود سے کسی حد پر قائم رہنے میں ناقابلِ برداشت نقصان یا تکلیف لاحق ہو۔ اس معاملہ میں آدمی اور آدمی کی قوتِ برداشت کے درمیان بھی فرق ہے اور حالات اور ماحول کے لحاظ سے بھی بہت کچھ فرق ہو سکتا ہے۔ اسی لیے اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کون شخص کس وقت کن حالات میں مضطر ہے، خود اس شخص کا کام ہے جو اس حالت میں مبتلا ہو۔ اسے خود ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور آخرت کی جواب دہی کا احساس کرتے ہوئے یہ رائے قائم کرنی چاہیے کہ آیا وہ واقعی اس درجہ مجبور ہو گیا ہے کہ خدا کی کوئی حد توڑ دے؟

موجودہ حالات ہوں یا کسی اور قسم کے حالات، رشوت لینا تو بہرحال حرام ہے۔ البتہ رشوت دینا صرف اس صورت میں بربنائے اضطرار جائز ہو سکتا ہے جبکہ کسی شخص کو کسی ظالم سے اپنا جائز حق حاصل نہ ہو رہا ہو اور اس حق کو چھوڑ دینا اس کو ناقابلِ برداشت نقصان پہنچاتا ہو، اور اوپر کوئی با اختیار حاکم بھی ایسا نہ ہو جس سے شکایت کر کے اپنا حق وصول کرنا ممکن ہو۔

رشوت کی تعریف یہ ہے کہ "جو شخص کسی خدمت کا معاوضہ پاتا ہو وہ اسی خدمت کے سلسلے میں اُن لوگوں سے کسی نوعیت کا فائدہ حاصل کرے جن کے لیے یا جن کے ساتھ اس خدمت سے تعلق رکھنے والے معاملات انجام دینے کے لیے وہ مامور ہو، قطع نظر اس سے کہ وہ لوگ برضا و رغبت اسے وہ فائدہ پہنچائیں یا مجبوراً۔ جو عہدہ دار یا سرکاری ملازمین تحفے تحائف کو اس تعریف سے خارج ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہر وہ تحفہ ناجائز ہے جو کسی شخص کو ہرگز نہ ملتا اگر وہ اس منصب پر نہ ہوتا۔ البتہ جو تحفے آدمی کو خالص شخصی روابط کی بنا پر ملیں، خواہ وہ اس منصب پر ہو یا نہ ہو، وہ بلاشبہ جائز ہیں۔